دیوان لائق

حق کے نزدیک محمدؐ نے شفاعت کر کے
کیون نہ وہ مورد افضال الٰہی ہو گا

اپنی اُمت کا کیا وہ علم آچکی رات
جس نے طاعت مین کیا [illegible] آچکی رات

ہم گنہگارون کی بخشش کے لئے اے لائقؔ
حق سے کرتا تہا دعا شاہ امم آچکی رات

حرف الراے مہملہ

اے مرغ دل تو یاد خدا کا سرور کر
جو صدق دل سے یاد نبیؐ کی کیا کرے
بعدِ طواف کعبہ مدینے کو جاونگا
والد جو میرے حضرت سُنّی ہین نامور
دیدار تیرا ہوتا رہے اونکو صبح و شام
یارب طفیل سید عالم و آل پاک

اور اوسکے بعد نذر نبی کی درود کر
رحمت تو اپنی اونپہ الٰہی فزود کر
یارب تو میرے جانکی تدبیر زود کر
یارب کرم سے اونکے مراتب فزود کر
پر نور قبر اونکی تو رب الودود کر
رحمت تو اپنی قبر مین میری ورود کر

لائقؔ کی یہ دعا ہے طفیل شفیع حشر
میرے گناہ عفو غفور الودود کر

گوہر بحر عطا ہین حضرت پیران پیر
واقف سر خفا ہین حضرت پیران پیر
سالک مرد خدا ہین حضرت پیران پیر
فیض والا سے منور کیون نہ ہو سارا جہان
واقف اسرار حق اور کاشف اسرار غیب
ہے بجا کہئے اونہین کو کعبہ دین کے ستون
کیونکہ ہے وہ قطب عالم مقبل درگاہ حق
کیون نہ اونپر جان و دل سے لاونگا مین اعتقاد

کان لعل بے بہا ہین حضرت پیران پیر
اور سبط مصطفےٰ ہین حضرت پیران پیر
اور سبط مرتضیٰ ہین حضرت پیران پیر
مہر سپہر ضیا ہین حضرت پیران پیر
راز دار کبریا ہین حضرت پیران پیر
سبکے ہی قبلہ نما ہین حضرت پیران پیر
صاحب تاج ولا ہین حضرت پیران پیر
کیلئے حاجت روا ہین حضرت پیران پیر

عقدہ امید بستہ کیجئے لائق کے وا
کیونکہ تم مشکل کشا ہین حضرت پیران پیر

حرف المیم

ہجر محمدی مین ہین آزردگی سے ہم
دہو ڈالین مٹ چاہتی ہین زندگی سی ہم

دیدار مصطفےٰ نہوا اے یا نصیب
باز آئے ہین جہا مین اس زندگی سے ہم

کیا کیا گناہ کرتے ہین دنیا مین یا نبیؐ
منہ کیا دکہائین حشر مین شرمندگی سی ہم

ڈرتے ہیے مصطفےٰؐ کی نہین خوف حشر کا
خورشید کی ڈرینگے نہ تابندگی سے ہم

محشر کے روز لطف سی حضرت کے عاصیو
جنت کی سمت جائینگے فرخندگی سے ہم

محشر مین ایا چکے جمال رسول پاک
طے راہ پل کرینگے یہ رخشندگی سی ہم

قسمت کی یاوری سے جو دیدار ہو نصیب
پہولون نہین سمائینگے خورسندگی سی ہم

حرص و ہوا مین پہنس گئے دنیا کے حسرتا
لائق نہین نکلتے ہین پابندگی سے ہم

حرف النون

نعت رسولؐ کیا کہون ہے یہ زبان کہان
گر منہ مین ہے زبان تو نطق بیان کہان

ہون جستجو مین حضرت یعقوب کی طرح
یوسف کو میرے دہونڈ رہا ہون کہان کہان

دیتے ہین انبیا پہ شرف اولیا کو لوگ
ذرے کہان نجوم کی اعزاز و شان کہان

اک باتمین ہزار ہا مرے جلائے آپ
مثل آپکے جہان مین معجز بیان کہان

حضرت ہوائے حشر مین آ عاصیون کہین
مشفق کہان شفیق کہان مہربان کہان

کیا لکہہ سکینگے وصف رسالت آب کو
اے طبع تو کہان وہ شفیع جہان کہان

اک دم مین جا ملا شب معراج حق سے وہ
اسطور کوئی سیر کن لامکان کہان

رضوان مدینہ دیکہکے بے ساختہ کہا
یہ جای پر فضا کہان باغ جنان کہان

توصیف کس زبان سے شاہِ اُمم کی ہو
لائق گدا کہاں وہ شہِ دوجہاں کہاں

ہجر نبی کی سوز ہے سینہ کے داغ مین	پہنچا ہے اب یہ صدمہ آتش دماغ مین
محشر مین نفسی نفسی کہینگے تمام ہی	مین تو رہونگا اپنے نبی کی سراغ مین
تشنہ ہو آون حشر مین جسوقت یا نبی	کوثر پلائے مجھے بہر کرا یاغ مین
سوز فراق سے ہی جگر مشتعل مرا	جلتا ہو کسطرح سے فتیلا چراغ مین

جب تک نہ دیکھون خلد مین بھی صورت نبی
لائق نہ چین ہو مجھے جنت کے باغ مین

رخصت وطن سے ہوتے ہین کعبہ کو جاتے ہین	وہانسے نبی کے روضہ پہ صدقے ہو آتے ہین
جلدی بلالو ہند سے یثرب مین یا نبی	سوسو طرح کے صدمے یہان ہم اوٹھاتے ہین
لیلائے زلف کا ترے آتا ہے جب خیال	دیوانہ وار پھرتے ہین مجنون کہاتے ہین
ای زائرو نہ روضے سے ہو جاؤ تنگ تم	رو رو کے حال اپنا نبی کو سناتے ہین
میلاد و وعظ مین جو ترا نام سنتے ہین	دل سے نثار جان سے قربان جاتے ہین
فرقت مین تیری اے شہِ خوبان دوجہان	بسمل سے ہم تڑپتے ہین اور خاک اڑاتے ہین
تابع ہین کیسکے کسی سے نہین غرض	ہم آپکے غلام ازل سے کہاتے ہین

اشعار تو یہ لائق تحسین نہین مگر
ہم شاعران ہند مین لائق کہاتے ہین

غم نبی مین جو ہم اشکبار بیٹھے ہین	لگائے آنکھو سے آنسو کے تار بیٹھے ہین
لحد مین سنتی ہین آئیگی آپ کی تصویر	اجل کا کرتی ہوئی انتظار بیٹھے ہین
نصیب حشر کے دن ہو شفاعت کبری	یہ کرکے آرزو بیشمار بیٹھے ہین
بنینگے فرش تری راہ کا جو ہو قسمت	یہی تو کرتے ہوئے انتظار بیٹھے ہین

رانی کے نہین حکم کے ہوسے پابند -
اسی حیا سے توہم شرمسار بیٹھے ہین -
ونکیا یاس ہے فرقت کی رنج سے غم ہے
سنجھے یہ گھیر کے ملے تین خار بیٹھے ہین

نہین اٹھینگے کسی کے اوٹھاے وہ لائق
در نبی پہ جو آسن کو مار بیٹھے ہین

نعت حبیب احمد مرسل کی رقم کرتے ہین
شاخ طوبی کیطرح شاخ قلم کرتے ہین
یون نہ ہوجائیگی مقبول طفیل احمد
جو دعا مطلب دل کیلیئے ہم کرتے ہین
رز و دلین ہے یہ شہر مدینہ دیکھون
کب مجھے یاد دہان شاہ امم کرتے ہین
ابین ہی نہین آتا ہے نظر روئے نبی
رات دن ہجر مین ہم چشم کو نم کرتے ہین
ین و دنیا کی عطا ہوتی ہے نعت اوسکو
جسپہ الطاف و عنایات و کرم کرتے ہین

جن و انسان و پری حور و ملک اے لائق
طوطیا آنکھون کا لیے خاک قدم کرتے ہین

حرف الواو

ے طبع نظم نعت رسالت مآب ہو
بے مثل شعر مصرع ہر اک لاجواب ہو
ہونگا وصف گر لب سرخ رسول کا
رنگ سیاہی روکش لعل مذاب ہو
ندان مصطفے کی اگر لکھون کچھ صفت
گوہر کا رنگ زرد ہو بے آب تاب ہو
یا کر سکیگی معتقدون کو نثار رہتے
منکر نکیر سے جو سوال و جواب ہو
ہر جسو د آتش سوزان ہے نعت پاک
دل جلکے منکرونکا نہ کیونکر کباب ہو
ہجر نبی مین زندگی دشوار ہے مجھے
یارب وصال احمد مرسل شتاب ہو
نعلین ہو نعلین تو کندہ ہے یہ فاشیہ
کسدن گدا کے ہاتھ مین شہ کی رکاب ہو
ی نہین ہے آپ کا کوئی جہان مین
خوبان دو جہان مین تم انتخاب ہو
وزخ کی آنچ اوس سے بجھا دونگا حشر مین
عشق نبی کے غم مین جو آنکھین پُر آب ہو

نالہ کروں میں جب در دندان کی یاد میں   ہر بوند آنکھہ کا میری دُرِ خوش آب ہو

دیدار کی ہے آرزو لائق کو رات دن
تیر اثر ہے حبیب کا یارب شتاب ہو

یا محمد جلد آؤ   عاصیوں کو منہ دکھاؤ
تشنہ دیدار ہوں میں   شربت وصلت پلاؤ
تشنہ لب تشنگی کو   آب رحمت سے بجھاؤ
جلد آؤ جلد آؤ   ہاں نہ اب زائد رلاؤ
خواب میں چہرہ دکھا کر   رونے والوں کو مناؤ
ہند سے دل تنگ آیا   جلد یثرب میں بلاؤ
شائقو تم جاتے جلتے   میری عرضی بھی لیجاؤ
دل کی بیتابی کو میری   مصطفےٰ کو تم سناؤ
مومنو تم خاک یثرب   سرمہ آنکھوں کا بناؤ
حشر میں تشنہ ہو آؤں   ساغر کوثر پلاؤ ـ
تابش خورشید ہو جب   اپنے دامن میں چھپاؤ
روز محشر سر پہ میرے   دست شفقت کو پھراؤ
لائق خستہ جگر کو   یا محمد منہ دکھاؤ

جو قسمت سے میرا مدینہ میں گھر ہو   تو کاہے کو اتنی مری چشم تر ہو
یہی آرزو ہے ازل سے محمد   سرہانہ میرا آپ کا سنگ در ہو
میں مفلس گدا ہوں خدا را   عنایت کی یا شاہ مجھپر نظر ہو
محمد کے صدقے کبھی دلپہ میرے   قیامت کی دہشت نہ خوف و خطر ہو
نبی اسکے وسیلے سے مانگو خدا سے   دعا میں ہماری نہ کیوں کر اثر ہو

یہ دم نکلے لائق کا جو وقت یا رب	ہو جمعہ شب قدر مسجد مین سر ہو

حرف الہاے ہوز

اے بارگہہ تراست شاہانہ	من دارم و شکل مفلسانہ
من دلق گلیم کہنہ در بر	تو داری کلاہِ خسروانہ
فرش قدمت کنم جگر را	اے جان جہان بیا بہ خانہ
ابروست کمان و تیر مژگان	کردی تو دلِ مرا نشانہ
دیدند چو شکل تو ز حیرت	انگشت دہان شدہ زنانہ
مشہور جہان شدم ز عشقش	افسانہ قیس شد فسانہ
خواہم ز خدا کہ گاہ بینم	کے رخ بنماید آن یگانہ
کن نام نبی دلا وظیفہ	کافیست ترا ہمین ترانہ
بینیم چو طاق ابرو تو	از دلِ بکنیم ادا دوگانہ
ہشیار دلا ز مکرِ دنیا	در دام مشو برائے دانہ
از جسم پرد چو طائر جان	کن باغ مدینہ آشیانہ
لائق ہمین آرزوست بیحد	کے بوسم سنگ آستانہ

حرف الیای تحتانی

یہ یہ ملینگی نعمتین جب مصطفے ملے	ایمان و دین دونو ملے اور خدا ملے
کچھ بھی رہا نہ دل مین گناہو نسے ہمکو خوف	بخشش کو اپنے شافع روز جزا ملے
دار الشفا ہے کوچہ والا سنا ہون مین	امراض معصیت کی مسیحا دوا ملے
بعد فنا جو دفن دکن مین ہی ہووی تو	روضہ کی خاک مین یہ میری خاک جا ملے
امت کی مغفرت کا فقط تھا بہانہ یہہ	معراجکی جو رات مین دو آشنا ملے
حوران خلد کی سبھے پروا نہین حضور	بس ساتھ آپ کا مجھے خیر الوریٰ ملے

گرداب بحر معصیت ایسی ہے دیکھ لو
کشتی سنبھالنے کے لئے ناخدا ملے
مرجاؤنگا جو کو رسا اوڑھا دو گر شوق مین
خورشید رو لو گر مجھے وہ مہ لقا ملے
سرمہ بناؤں دیدۂ مشتاق کا اوسے
تیرے قدم کی خاک جو مجھکو ذرا ملے
ہوگا اثر نہ تابش خورشید حشر کا
دامن کا آپکے مجھے جب آسرا ملے
کیا حال دل مرا کہوں ای بلبلان خلد
ہوں باغباغ جبکہ وہ گلگوں قبا ملے
سلجھاؤنگا مین شانۂ مژگان سے پائی
قسمت سے آپکے مجھے زلف دو تا ملے

لائق میں ڈھونڈھ مارا پتا تجھہ نہیں لگا
حضرت سا بادشاہ ملے مجھ سا گدا ملے

قسمت سے اپنے ہم جو مدینہ کو جائینگے
خاک در رسول کو سرمہ بنائینگے
ہووے حصول خدمت پابوسی نبی
قدموں سے اونکے سر نہ کبھی ہم اوٹھائینگے
ہے عاصیوں کو آپ سے امید یہ قوی
جو جو گناہ کرتے ہیں ہم بخشوائینگے
[illegible] کے بل در دلبر پاک تک
حضرت مجھے جو لطف [illegible]
ای شاہ کائنات [illegible] دلمیں یہ آرزو
[illegible]
ملکوت کہتے تھے شب معراج عرش پر
قدموں سے مصطفے کے شرف آج پائینگے

لائق طپش نہ ہووے گی خورشید حشر سے
حضرت کے ہم جو سایہ دامن مین آئینگے

مجکو اقدام مبارک جو میسر ہوتے
جان و دل میرے کبھی اونسے نہ جدا ہوتے
سر پہ آنکھوں پہ مرے کلیجے پہ مین اونکو رکھتا
گر میسر مجھے قبقاب ہمیشہ ہوتے
سر کے بل اوٹھ کے چلا جاتا مدینہ کو اگر
بخت برگشتہ میرے گر کبھی یاور ہوتے
گنبد پاک محمد پہ تصدق ہوتے
ہم افسوس اگر مثل کبوتر ہوتے
ہم گنہ گاروں کو کب ملتی تھی راہ جنت
گرچہ رہبر نہ اگر تم سے پیمبر ہوتے

نہ پلکوں سے میں افسوس اوٹھاتا اوسکو
وسکے قدموں پہ میں افسوس تصدق کرتا

خار صحرا ے مدینہ جو میسر ہوتے
لائق نذر اگر اشک کے گوہر ہوتے

عفو کس طرح سے ہوتی ہمیں خطائیں اپنی
سدرہ لائق نہ اگر شافع محشر ہوتے

مدح ہوں میں اوسکا جو شاہ مرسلان ہے
ہجر نبی میں دلکو ہے میرے ایسی رقت
دیکھا جو ملک نے ندان حبیب آنکھے محمد
چہرہ دکھا دے مجکو بہر خدا تو جلدی
وہ دن بھی ہو میسر طالع کی یاوری سے
پیمانہ بھر دون تیرا جبتک ہے جان باقی
خلقت یہ پوچھتی ہے ہر بار مجھ سے آکر
کہتا ہوں اونے اوسدم کیا ہے جو اوسکو
محشر کے روز خالق پوچھے جو مجھکو حضرت

توصیف میں وہ جسکی قاصر مری زبان ہے
اندوہ و غم سے نالاں تن میں تمام جان ہے
شرمندہ آسمان ہے خجلت سے کہکشان ہے
کیوں مجھسے میرے آقا صورت تیری نہان ہے
آونہیں سر سے چلتا وعدہ تیرا جہان ہے
سر میرا اور تیرا اب سنگ آستان ہے
عاشق ہوا ہے جسکا کہہ اونکا کیا نشان ہے
یہ یقین تھا اوسکو بس اوسکا یہ نشان ہے
کہدینا یہ ہمارا مدت سے مدح خوان ہے

لائق میں اب کروں کیا اظہار عرض اپنی
دل میں ہے جو کہ مطلب حضرت پہ سب عیان ہے

خدا را لا تمنا تو بڑی ہے
نہیں خواہش ہے ہرگز اب کسی کی
تمنا ہے پہونچکر میری قسمت
نہ پھر اب سر در احمد سے اے دل
سنبھل کر پاؤں کہ تو عشق میں دل
سمجھ گیسو کو دیوانے نہ جلتے

کہ دیدار نبی میں جان پڑی ہے
مجھے یاد محمد ہر گھڑی ہے
دروالا یہ اب جا کر اڑی ہے
یہاں امید کو وسعت بڑی ہے
بہت نازک یہ منزل رہ گڑی ہے
یہ دل کیلئے یہ ہتکڑی ہے

جو دیکھا سالک نادان تو یہ بولا
سراسر یہ جواہر کی لڑی ہے

غم فرقت تمہارا ہے کچھ ایسا
مرے آنکھون سے آنسو کی جھڑی ہے

رہو ہمین دیکھتا حضرت کا چہرہ
خدایا آرزو مجھکو بڑی ہے

نہین کچھ مانتے ہین حق کا فرمان
خمار حب دنیا سر چڑھی ہے

چکھا لائق مزا ہستی مین آکے
یہ دنیا بے مزہ بالکل سڑی ہے

چشم رحمت سے محی الدین خدارا دیکھیے
پھر رہا ہون دربدر ہو کر نکارا دیکھیے

آرزو یہ ہے کہ آؤن آستان پاک پر
سر کو وان ٹکراؤنگا مین غم کا مارا دیکھیے

ناخدا بحر خدا جلدی بچا گرداب سے
غوطہ زن ہے بحر عصیان مین بچارا دیکھیے

بیکسون پر کچھ نہ کچھ فرماؤ رحمت کی نظر
شاہ جیلان حال ہر خستہ ہمارا دیکھیے

مرغ بسمل سا تڑپ کر جان دونگا شوق سے
تیغ ابرو سے ذرا کر کر اشارا دیکھیے

دیکھتا ہر جو کوئی کہتا ہے دیوانہ مجھے
عشق مین آخر ہوا ہیہات بکارا دیکھیے

آتش فرقت بھڑکتی ہے مغموم ہجر سے
خرمن جان کو جلا دے ہر شرارا دیکھیے

پنجۂ وحشت نے کر ڈالا گریبان تار تار
[illegible] ہر ... آشکارا دیکھیے

تیر عشق ایسا مین کھایا ہون اگر یاور نہو
دل کے پرزے ہین جگر ہر پارہ پارہ دیکھیے

غم نہو خورشید محشر کی حرارت سے کبھی
حشر کے دن عاصیو اونکا سہارا دیکھیے

یا محی الدین اوتارو یہ بار عصیان سر سے
آیا در پر آپکے لائق تمہارا دیکھیے

خاتم الطبع

ہزار ہزار شکر خالق کون و مکان تحفۂ صلواۃ و سلام نذر بادشاہ اکوان اشعار متفرقہ نعتیہ رسول آخر الزمان صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم مصنفۂ جناب مغفرت مآب

ثناخوان رسول کریم اعطاہ اللہ تعالےٰ جنات الفردوس فی النعیم

مطبوع طبایع خلائق محمد عبدالحی صاحب متخلص بہ لایق ساکن چھاونی

سکندرآباد خلف اصغر حضرت سنی صاحب مرحوم ومغفور نوراللہ

مرقدہ۔ باہتمام خاکسار سراپا انکسار خاکراہ نعلین رسول الثقلین

زائر حرمین شریفین حاجی سید حسین عفی اللہ عنہ در مطبع الوالعلائی

واقع گلزار حوض بلدہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد بتاریخ ماہ شعبان المعظم۔

منظور نظر ناظرین گردید فقط

رباعی

[illegible]